لِمَاذَا يَتطَرَّفُونَ؟

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا**﴾.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان! ایک خطرناک فکری مرض ہے، ایک فِتنہ پَرداز شَرّ و بُرائی ہے، جو اگر کسی معاشرے کو اپنی لَپیٹ میں لے لے؛ تو اُس کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیتا ہے، اُس کے اَمن وسکون کو تباہ وبرباد کردیتا ہے؛ پھر اُس معاشرے میں خُون ریزی عام ہو جاتی ہے، عزتیں پامال ہونے لگتی ہیں، لوگوں کے مال واَسباب چِھینے جاتے ہیں، نظامِ زندگی دَرہَم بَرہَم ہو جاتا ہے، اور یہ فساد بَرپا کرنے والوں کو نہ دینِ حق کی اَصل تعلیمات کا کوئی خوف باقی رہتا ہے، نہ رحمت ومروّت کا کوئی جذبہ اُنکے آڑے آتا ہے، اور نہ ہی انسانی رشتے کا کوئی شرم لحاظ اُن میں باقی رہتا ہے، میرے بھائیو، یہ خطرناک مرض انتہا پسندی کا مرض ہے. عربی زبان میں انتہا پسندی کو

"تَطَرُّف" کہتے ہیں، جس کا مطلب ہے: کہ اُمور کو صرف اُنکے ظاہری اَطراف سے تھاما جائے؛ لہٰذا ایک انتہا پسند شخص دین کی تعلیمات کو اُسکے ظاہری اَطراف سے تھامتا ہے، اُس کی وسطیّت اور اعتدال سے ہٹ جاتا ہے، اُس کے اصل معنی ومفہوم سے اِنحراف کرتا ہے، اور اپنی فکر وعمل میں، قول وفعل میں دین کی جامع تعلیمات اور مقاصد سے منہ موڑلیتا ہے، چاہے یہ اِفراط کی صورت میں ہو یا پھر تفریط کی صورت میں، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ، أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ، أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ»، "خبردار! غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے، خبردار! غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے، خبردار! غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے".

میرے بھائیو! آدمی میں انتہا پسندی اور فکری انحراف پائے جانے کے اہم اسباب میں سے یہ ہے کہ وہ ہر کَس و ناکَس سے دینی معلومات حاصل کرتا پھرے، ہر اَیرے غَیرے کی باتوں سے دھوکے میں آجائے، کیا مومن کی شان یہ نہیں کہ وہ ہوشیار ہو، سمجھدار ہو، ذی عقل اور باشعور ہو؟ کیا بندہِ

مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ گرجتے دِلَکش جُملوں اور چمکتے پُرکَشِش لفظوں سے دھوکہ نہ کھائے؟ جن کو بیان کرنے والے پہلے دین کا لِبادہ اَوڑھتے ہیں، پھر قرآن وسنت کی نُصوص کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، تو پھر کیسے ایک بندہِ مومن اُنکے پیدا کردہ شُکوک وشُبہات کے اَثَر میں آئے؟ حالانکہ نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں سخت ترین تنبیہ فرمائی ہے، آپ علیہ السلام جو کہ بشیر و نذیر ہیں، اُنہوں نے خارجیوں اور اُن سے ملتے جُلتے ہر انتہا پسند، دہشت گرد اور فساد مچانے والے گروہوں کی علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا: «سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ»، "میرے بعد میری اُمّت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ اُن کے حلق سے نہ اترے گا، -یعنی وہ اسکے معانی و مقاصد نہ سمجھیں گے- وہ دین سے ایسے ہی نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے، پھر وہ دین کی طرف واپس لوٹ کر نہ آئیں گے، وہ انسانوں اور حیوانوں میں بدترین لوگ ہیں". اور

کیونکر وہ اِس وعید کے حقدار نہ ٹھہریں؟ جبکہ صحابی جلیل سعد بن ابی وقاص رضِی اللہ عنہ کے مطابق، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اُن خوارج پر پوری طرح صادق آتا ہے: ﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾، "جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں، اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں، اور ملک میں فساد کرتے ہیں، وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں".

جی ہاں میرے بھائیو، یہی لوگ خسارے و نقصان میں ہیں؛ کیونکہ اُنہوں نے آیات کو ان کے اصل مقام سے ہٹا کر تحریف کی، آیات کو اُنکے سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کیا، اور اُن کی ایسی تفسیر بیان کی جو رب تعالیٰ کے منشا و مقصود کے خلاف تھی؛ تاکہ لوگوں کو دین اور اُسکی رحمت بھری تعلیمات سے دور کر دیں، اس کے حِکمتوں بھرے پاکیزہ اَحکامات سے روک دیں، اور معاشرے کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیں. یہاں تک کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی صادق آنے لگا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا

شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾، "جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں"، اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اُن پر صادق آتا ہے: ﴿فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ﴾، "پس جب وہ پھر گئے تو اللہ نے اُن کے دِل پھیر دیے". اَبواُمامہ الباھلي رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد خَوارِج ہیں.

میرے مومن بھائیو! انتہا پسندانہ فکر کے حاملین، نوجوانوں کے ذہنوں کو اپنی گرفت میں لینے کے لیے کئی حربے استعمال کرتے ہیں: چُنانچہ وہ اُن کے جذبات بھڑکاتے ہیں، اُن میں اللہ کی رحمت سے مایوسی اور نااُمیدی پیدا کرتے ہیں، توبہ کے صحیح مفہوم کو مسخ کرکے اپنا طریقہ بیان کرتے ہیں، حالاتِ حاضرہ کے واقعات و اَحداث کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، سازشی نظریات کو ہَوا دیتے ہیں، اپنی مظلومیت کا رونا روتے ہیں، نوجوانوں میں بہادری اور قربانی کے جذبات کی بَر اَنگیختگی سے کھیلتے ہیں، یہ سب وہ سازشی و زہر آلود ہتھکنڈے ہیں، جو وہ اپنے مخصوص نظریات کی نشر و اشاعت کے لئے مختصر ویڈیوز، جذباتی اَناشید، الیکٹرانک گیمز، اور نفرت انگیز

ٹویٹس کا سہارا لے کر استعمال کرتے ہیں، اور جہاد، حاکمیت، خلافت، تکفیر، اور جاہلیّت جیسی اصطلاحات کی غلط تشریح بیان کرتے ہیں، اور اِس کا مقصد لوگوں کے ذہنوں میں قومی ریاست کے مفہوم سے ٹکراؤ اور اُلجھاؤ پیدا کرنا ہوتا ہے، فرزندانِ وَطن کو اُنہیں کی سرزمین کے خلاف بھڑکانا ہوتا ہے، اور اُنہیں اپنے وطن کی قیادت سے رُوگردانی پہ اُکسانا ہوتا ہے.

لٰہذا ہمارے نوجوانوں کو خبردار رہنا چاہیے، اور اِن اِنتہا پسند لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے باطل نظریات کے خطرے کو سمجھنا چاہیے، اور اپنے رب، اپنے نبی اور رئیسُ الدّولہ کی اطاعت پر قائم رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان!** ایک مضبوط اور متحد خاندان، انتہا پسندی اور گمراہی کے خلاف ایک ناقابلِ تسخیر قلعہ ہے، ایسی محفوظ آغوش ہے، جو نوجوانوں کو خطرات اور فکری اِغوا کاری سے بچاتی ہے، لہٰذا جب کوئی والد اپنے بیٹے میں اچانک کوئی غیر معمولی تبدیلی دیکھے، یا اُس کے مزاج میں سختی اور شدّت کا رُجحان پائے، یا اُس کے اَفکار و خیالات میں یا دینداری میں شدّت اور غلو پیدا ہو جائے، یا وہ پُر اَسرار طور پر اپنے گھر والوں اور معاشرے سے اَلگ تھلگ رہنے لگے، یا وہ کسی ایسے شخص کے ساتھ وقت گزارنے لگے جو فکری طور پر انتہا پسند ہو، چاہے حقیقی دنیا میں یا پھر انٹرنیٹ کی دنیا سے وابستہ ہوکر، یا کسی مشتبہ شخص سے تعلق رکھے، یا وہ دِیارِ غَیر سے دَر آئے ایسے فکری نظریات سے متاثر ہونے لگے جو وطنِ عزیز کے ماحول اور اُسکے اَقدار سے مَیل نہیں کھاتے؛ تو والد کو چاہیے کہ اُس سے نرمی اور پیار سے بات چیت کرے، حِکمت و بصیرت کے ساتھ اُسکی صحیح راہنمائی کرے،

اور اگر وہ محسوس کرے کہ نصیحت اور رہنمائی کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا، تو اس پر لازم ہے کہ متعلقہ اداروں کو اطلاع دے، تاکہ وہ اپنے دل کے ٹَوٹے اور جگر گوشے کی انتہا پسندانہ رویوں سے حفاظت کر سکے، کیونکہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: «فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ»، "پس بلا شبہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے".

معزز حضراتِ والدین! یہ بات جان لیجیے! کہ اِنتہا پسندانہ اَفکار کے وہ حامل افراد جنکی فطرت میں اُنکی انتہا پسندی نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے، اُنکے انسانی جذبے کو مار ڈالا ہے، اور اُنکو اندھی بصیرت کا شکار بنا دیا ہے، وہ خیر وفلاح اور رفاہی منصوبوں پر بھی کام کرتے ہیں، مگر اُنکو وطنِ عزیز کے متعلقہ اداروں کی سرپرستی حاصل نہیں ہوتی، اور در حقیقت وہ اُن رفاہی کاموں کی آڑ میں نوجوانوں کو انتہا پسند جماعتوں، اور دہشت گرد گروپوں میں بھرتی کر رہے ہوتے ہیں، لہٰذا ہوشیار رہیں، خبردار رہیں، ان فریب کاروں سے اور انکی چالاکیوں سے جو وہ خیر اور دین کے نام پر کرتے ہیں.

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾، "اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جس کی بات دُنیاوی زندگی میں آپ کو پسند آئے گی، اور وہ اللہ کو اپنے دل کی صداقت پر گواہ بناتا ہے، حالانکہ وہ بدترین جھگڑالو ہوتا ہے، اور جب وہ آپ کے پاس سے لَوٹتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، اور کھیتوں اور مویشیوں کو ہلاک کرتا ہے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا".

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَفِي تَدَيُّنِنَا مُعْتَدِلِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَحِطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، ووَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.